ایک قانون جو کہ خیبر پختونخواہ میں استغاثہ کے لئے
ایک ادارہ بنانے اور تشکیل نو کے لئے ہے۔

جبکہ خیبر پختونخواہ میں استغاثہ کے ادارے کو بنانے اور تشکیل نو دینا ضروری ہے تا کہ فوری انصاف مہیا ہو سکے۔لہذا ذیل میں دیا گیا ہے۔

سبق نمبر ا

ابتدائی۔

مختصر عنوان دائرہ کار اور شروعات۔

ا یہ قانون خیبر پختونخواہ استغاثہ (بنانا، کا) اور دائرہ کار قانون 2005 کہلائے گا

۲ یہ تمام صوبہ خیبر پختونخواہ پر نافذ العمل ہوگا۔

تعریفات؛۔

اس قانون میں جب تک دیگر کچھ نہ دیا گیا ہو۔

ا) ایڈوکیٹ جنرل کا مطلب ایڈوکیٹ جنرل جو کہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 140 کے تحت تعینات شدہ ہو۔

ب) اسمبلی کا مطلب صوبہ خیبر پختونخواہ کی صوبائی اسمبلی۔

ج) ضابطہ کا مطلب ضابطہ فوجداری 1948 ہے۔

د) ضلع کا مطلب ایک ضلع، شہری ضلع، جو کہ خیبر پختونخواہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2001 کے تحت دیا گیا ہو۔

ذ) ڈائریکٹر جنرل استغاثہ۔ استغاثہ کا انچارج جو کہ تمام پراسیکیوٹر پر اختیار رکھتا ہوگا۔ انکی جو کہ دفعہ 3 ذیلی شق 3 کے تحت تعینات ہو ہو۔

ر) استغاثہ کا ضلعی سربراہ؛۔ کا مطلب ضلعی پبلک پراسیکیوٹر یا جہاں کوئی بھی ضلعی پبلک پراسیکیوٹر نہ ہو جو اس سے متعلقہ ہو۔

ز) فائنل رپورٹ کا مطلب؛۔ جو رپورٹ دفعہ 173 کے تحت دی گئی ہو۔

س) حکومت کا مطلب؛۔ حکومت خیبر پختونخواہ ہے۔

ش) تفتیش کے سربراہ کا مطلب؛۔ کسی بھی ضلعی شہری ضلع میں صوبہ کی پولیس کا کوئی افسر جو کہ پولیس آرڈر 2002 کے تحت تعینات شدہ ہو۔

ص) تفتیشی افسر کا مطلب؛۔ کسی بھی قانون نافذ کرنے والے ادارے کا افسر جسکو اپنے دائرہ اختیار میں تفتیش کرنے کا اختیار ہو۔

ض) ادارے کا مطلب؛۔ جو ادارہ اس قانون کے دفعہ 3 کے تحت بنا ہو۔

ط) قانون نافذ کرنے والے ادارے؛۔ کا مطلب صوبائی محکمہ پولیس اور دیگر کوئی بھی قانون نافذ کرنے والا ادارہ جو کہ حکومت نافذ کرے۔

ظ) جرم کا مطلب؛۔ جو کہ ضابطے میں درج شدہ ہے۔

ع) پولیس اسٹیشن کا انچارج؛۔ کا مطلب ضابطے کے مطابق دیا گیا پولیس سٹیشن۔

غ) Prescribed؛۔ کا مطلب اس قانون کے تحت بنائے گئے قواعد۔

سبق۲

تفتیشی ادارہ

۳ **تفتیشی ادارے کا قیام؛۔**

۱ کسی بھی دیگر قانون میں موجودگی سے قطع نظر ،حکومت خیبر پختونخواہ تفتیشی ادارہ بنائے گی جو کہ اس قانون کے تحت حاصل شدہ اختیارات اور ذمہ داریاں جو کہ افسران کو دی گئی ہیں۔ پر عملدر آمد کرائے گا۔

۲ ادارے کا سربراہ ڈائرکٹر جنرل استغاثہ ہو گا جس کو ریجنل ڈائریکیٹر، ڈپٹی ڈائریکٹر استغاثہ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر استغاثہ، ڈپٹی پراسیکیوٹر، اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر اور دیگر افسران اور ممبران سٹاف، جو کہ حکومت تعینات کرے گی کی معاونت حاصل ہو گی۔

۳ استغاثہ کے دائریکٹر کا سربراہ ہر ڈائریکٹر جنرل استغاثہ ہوگا جو کہ حکومت کے کنٹرول میں ہوگا۔

۴ یہ افسران اور ملازمین جو کہ ذیلی شق 2 میں دیئے گئے ہین۔ خیبر پختونخواہ سول سرونٹ ایکٹ کے تحت 1973 کے تحت سرکاری ملازمین ہوں گے۔ اور انکی شرائط، وضوابط اس قانون کے تحت ہونگی۔

سبق ۳

پبلک پراسیکیوٹر کے اختیارات اور ذمہ داریاں

۴ پبلک پراسیکیوٹر کے اختیارات وذمہ داریاں:۔

ا ایک ضلع کا پبلک پراسیکیوٹر یا پبلک پراسیکیوٹر جیسا بھی معاملہ ہوا ایک ضلع کی استغاثہ کا سربراہ ہوگا۔ اور حاصل شدہ تمام قانونی اختیارات کو استعمال کرے گا اور جرائم کے ٹرائل کیلئے کسی بھی عدالت کے سامنے ذیل امور سرانجام دے گا۔

ا) کسی بھی اختیار دہندہ عدالت کے سامنے جرائم کے استغاثہ کے لیئے عوامی مفاد کی حفاظت کرے۔

ب) حتمی رپورٹ ملنے کے بعد۔

i مجاز عدالت میں اسے پیش کرے۔

ii مناسب ثبوتوں کیلئے اسے روکے رکھے اور تحریری ہدایات کے ساتھ تفتیشی افسر کو واپس کرے کہ اسے مکمل کرکے پیش کرے۔

ج) ذیل راضی نامہ جرائم ان کے جن میں سزائے موت یا عمر قید ہو۔ ڈائریکٹر جنرل استغاثہ اور جن میں سزا سات سال یا کم ہو ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر

i استغاثہ روک سکتا ہے۔ اگر یہ لگے کہ جرم قابل راضی نامہ ہے۔ اگر جرم نا قابل راضی نامہ ہو تو ایک ماہ میں رپورٹ مجسٹریٹ کے پاس پیش کی جائے گی، تا کہ ٹرائل ہو سکے۔

ii اگر مقدمہ کمزور ہو یا شہادت مکمل نہ ہو تو رپورٹ تحریری طور پر بیان کرکے مقدمہ کو ختم کر سکتا ہے۔

بشرطیکہ اس درخواست کے ساتھ 173 ض۔ف کی حتمی رپورٹ بھی ہوگی۔

بشرطیکہ مزید کہ مجاز عدالت اس درخواست پر کوئی بھی فیصلہ کر سکتی ہے۔

۲ جو مقدمہ بھی پبلک پراسیکیوٹر دائر کرے گا اگر کسی بھی شخص کا وکیل اس پراسیکیوٹر کے تحت کام کرے گا۔

۵ استغاثہ کا طریقہ کار:۔

فوجداری مقدمہ کے استغاثہ ذیل طریقہ سے ہوگا۔

ا) تفتیشی افسر مقدمہ تمام تفاصیل کے ساتھ پبلک پراسیکیوٹر کو بھیجے گا۔

ب) اسوقت تک ملزم کے خلاف استغاثہ شروع نہیں ہوگا۔ جب تک حاصل شہادت کی بنیاد پر ملزم کو پبلک پراسیکیوٹر ملزم نہ ٹھرادے۔

ج) پبلک پراسیکیوٹر کو کیس عدالت میں حوالے کئے گئے مقدمہ میں شنوائی کا حق حاصل ہوگا۔

د) ایک پبلک پراسیکیوٹر اپنی حدودات میں تفتیش کے لئے طریقہ کار وضع کرے گا تاکہ موثر استغاثہ تیار ہو سکے۔

ذ) کسی بھی تفتیشی افسر کی دانستہ بدنیتی، کام میں خرابی ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر، تفتیشی افسران کے سربراہ کو، ضابطے کی کاروائی کا لکھ سکتا ہے۔ جس نے مقدمہ شواہد کے برخلاف کسی بھی قسم کا کام کیا ہو۔

ر) ڈائریکٹر جنرل استغاثہ یا ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر جب وہ مناسب سمجھیں، جب پولیس افسران اس قانون کے تحت جاری شدہ ہدایات اور تجاویز کونظر انداز کریں تو ضابطے کے کاروائی کا مجاز فورم کو لکھ سکتے ہیں۔

۶ ایڈوکیٹ جنرل کے ساتھ رابطہ:۔

i ڈائریکٹر جنرل استغاثہ فوجداری مقدمات کی اپیلوں،نگرانیوں اور دیگر کاروائیوں کی بابت،سپریم کورٹ،ہائی کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت میں، ایڈوکیٹ جنرل کے ساتھ رابطہ رکھے گا۔

ii ڈائریکٹر جنرل استغاثہ صوبے میں تمام فوجداری عدالتوں کو پراسیکیوٹرز مہیا کرے گا۔

۷ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر/پبلک پراسیکیوٹر کے اضافی اختیارات۔

ایک پبلک پراسیکیوٹر کسی بھی حوالے کئے گئے مقدمہ میں کاروائی کے ساتھ ساتھ ذیل اضافی اختیارات کا استعمال بھی کرسکتا ہے۔

i) جب چالان جمع کرنے کا وقت بمطابق قانون مکمل ہو جائیں۔کسی بھی چالان کے عدالت میں داخلے کے بعد یا حتمی رپورٹ کے تیار ہونے سے قبل عدالت سے وارنٹ جاری کرنے کی استدعا کرسکتا ہے۔تاکہ مقدمہ کے شواہد کو تلاش ضبط کرنے کے تاکہ تفتیشی افسر کاروائی کرسکے۔

ب) ایک پبلک پراسیکیوٹر کسی بھی قانون نافذ کرنے والے ادارے سے کوئی بھی متعلقہ ریکارڈ یا دستاویز طلب کرسکتا ہے۔جس وقت کسی رپورٹ داخل کرنے کا وقت ختم ہو جائے۔

ج) ایک ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر سات سال کی سزا تک اور ڈائریکٹر جنرل پراسیکیوشن ہر قسم کے استغاثہ کی کاروائی سے واپسی کرسکتا ہے عدالت کی پیشگی اجازت کیساتھ۔

بشرطیکہ کسی بھی دھشتگردی کے مقدمہ کو سیکریٹری داخلہ کی اجازت کے بغیر نہیں واپس لیا جائے گا۔

د) تفتیش مکمل ہونے پر پبلک پراسیکیوٹر فائل کا جائزہ لے گا اور اگر مناسب سمجھے تو اس میں موجود خامیوں کا حوالہ دیکر تفتیشی شعبے کے سربراہ کو اس کو بہتر کرنیکا کہہ کر واپس بجھوالے گا اور وہ ساتھ دن میں اس کو مکمل کر کے واپس بھیجے گا تاکہ عدالت میں جمع کریا جا سکے۔

۸ رپورٹ اور ہدایات :۔

ا ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر تفتیشی شعبے کے سربراہ کو مقدمات کی نسبت بتاتا رہے گا۔

۲ ایف آئی آر درج ہونے کے بعد SHO اسکی ایک کاپی پبلک پراسیکیوٹر کو بجھوائے گا جو اس پر مناسب ہدایات لکھ کر تفتیشی شعبے کے سربراہ کو بجھوائے گا۔ تاکہ تفتیش ہو سکے اس کے ساتھ وہ تمام تفتیشی پراسس کو دیکھے گا و راسکی نگرانی کریگا۔

۳ SHO ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کو ان تمام افراد کے بارے میں بتائے گا جو کہ بغیر وابست کے گرفتار ہوئے ہوں گے اس بات سے قطع نظر کہ انکی ضمانت ہوئی ہے یا نہیں۔

۵ دوران تفتیش جس بھی کسی قانون ی رائیکی ضرورت ہوگی تو تفتیشی شعبے کے سربراہ ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر سے رائے طلب کرے گا اور اس پر عمل بھی کرے گا۔

۵ تفتیشی شعبے کے سربراہ کی درخواست پر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر قانونی رائے بابت تفتیش مقدمہ و دیگر امور پر دے گا تاکہ استغاثہ مضبوط ہو سکے۔

۶ کسی بھی استغاثہ میں بریت یا کم از کم سزا ہونے پر ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر حکومت کو تحریری طور پر وجوہات بیان کرے گا۔

۷ سال کے اختتام پر ڈائریکٹر جنرل پراسیکیوشن ایک رپورٹ محکمے کی کارکردگی کی بابت حکومت کو دے گا جو کہ اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔

۸ ڈائریکٹر جنرل استغاثہ پراسیکیوٹر کے لئے ہدایات جاری کرتا رہے گا تاکہ مؤثر استغاثہ قائم ہو سکے۔

سبق۴

متفرق

۹ محکمے کی نمائندگی؛۔

i ڈائریکٹر جنرل پراسیکیوشن حکومت کی پیشگی اجازت کے ساتھ کسی بھی ایسے شخص کو جو کہ سرکاری طور پر یہ حق نہ رکھتا ہو مگر اس قابل ہو، کو پراسیکیوشن کے فرائض سونپ سکتا ہے۔

ii ذیلی شق 1 کے تحت کسی بھی شخص کو دئے گئے اختیارات بطور پبلک پراسیکیوٹر کے استعمال کرے گا اور ڈسٹرکٹ پبلک پراسیکیوٹر کے تحت ہو گا۔

۱۰ فیس و اخراجات؛۔

ڈائریکٹر جنرل استغاثہ حکومت کی اجازت کے ساتھ ایسے ضوابط بنا سکتا ہے جو کہ کسی بھی قانونی نمائندے کی فیس کے متعلق ہو گی جو کہ استغاثہ حاصل کریگا۔

۱۱ قانون کو دوسرے قوانین پر فوقیت ہوگی؛۔

اس قانون کی شقوں کو نافذ کیا جائے اس کے علاوہ دیگر کسی قانون میں

موجودگی کے قطع نظر۔

۱۲ ضوابط بنانے کا اختیار؛۔

حکومت تمام یا کسی چند کاموں کے لئے ضوابط بنا سکتی ہے۔

ا) ریجنل ڈائریکٹرز کے اختیارات، ذمہ داریاں اور فرائض کے بارے میں

ب) پبلک پراسیکیوٹر کی inspection کے بارے میں۔

ج) ریکارڈ اور رجسٹر جو کہ پبلک پراسیکیوٹر تیار کرے گا۔

د) پبلک پراسیکیوٹر کی مقدمات کی پیروی کی نسبت۔

ذ) پبلک پراسیکیوٹر کی کارکردگی کی جانچ جو کہ Quantifiable indices

کے تحت ہوگی۔

س) نتائج کو ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کو بتائے گا۔

س) اور بھی جو معاملہ حکومت بہتر سمجھے گی۔

۱۳ تنسیخ؛۔

خیبر پختونخواہ استغاثہ سرور (بناوٹ، ذمہ داریاں اور اختیار) کا آرڈیننس

2004 خیبر پختونخواہ آرڈر نمبر III 2004 منسوخ کیا جاتا ہے۔